حصّہ غزل

حسرت موہانی

(۱۸۷۵ء-۱۹۵۱ء)

حسؔرت موہانی کا اصل نام سیّد فضل الحسن اور حسرتؔ تخلص تھا۔ آپ یو پی کے قصبے موہان میں پیدا ہوئے اور اسی نسبت سے موہانی کہلائے۔ ایم اے او کالج علی گڑھ سے بی اے کیا۔ کچھ عرصہ ادبی رسالہ اُردوئے معلیٰ نکالتے رہے، پھر ان کی باغیانہ تحریروں کی وجہ سے انگریز حکومت نے یہ رسالہ بند کر دیا۔

حسرتؔ موہانی تحریکِ آزادی کے اہم رہنما تھے اور برطانوی سامراج کی مخالفت کی وجہ سے انھیں طویل عرصے تک قید و بند کی صعُوبتیں برداشت کرنی پڑیں۔ اس زمانے میں قیدِ بامُشقت انتہائی سخت اور تکلیف دہ ہوتی تھی۔ روزانہ ایک مَن گیہوں دستی چکی پر پیسنا پڑتا تھا۔ حسرتؔ موہانی کا یہ شعر اسی زمانے کی یادگار ہے:

ہے مشقِ سخن جاری ، چکّی کی مَشقّت بھی
اک طُرفہ تماشا ہے حسرتؔ کی طبیعت بھی

۱۹۴۶ء میں وہ مسلم لیگ کے ٹکٹ پر مجلسِ قانون ساز کے رُکن منتخب ہوئے۔ قیامِ پاکستان کے بعد بھی، وہ بھارت ہی میں مقیم رہے اور بھارتی پارلیمنٹ میں ہمیشہ کلمۂ حق بلند کرتے رہے۔

حسؔرت موہانی بنیادی طور پر غزل کے شاعر ہیں۔ عشق و عاشقی کے جذبات ان کی غزل میں بہت نمایاں ہیں اور اس کا بنیادی عنصر تغزّل ہے، اس لیے انھیں ''رئیس المتغزّلین'' کا لقب دیا گیا ہے۔

حسرت، اعلیٰ پائے کے غزل گو ہونے کے ساتھ ساتھ، انتقادِ ادبیات میں بھی دسترس رکھتے تھے۔ زبان و بیان کی باریکیوں سے بخوبی واقف تھے۔ انھوں نے دیوانِ غالب کی شرح بھی لکھی ہے۔ ان کی تصانیف میں نکاتِ سخن، انتخابِ سخن، مشاہداتِ زنداں، کلیاتِ حسرت موہانی اور انتخاب اُردوے معلّٰی شامل ہیں۔

غزل

تدریسی مقاصد

۱۔ حسرتؔ موہانی کے شعری اُسلوب سے واقفیت دلانا۔
۲۔ طلبہ میں غزل کی ہیئت کا ادراک پیدا کرنا۔
۳۔ حسرتؔ موہانی کی اسیری اور قیدِ بامَشقّت کے ذکر کے ساتھ ان کی حَبسیاتی شاعری کا تعارف کرانا۔
۴۔ طلبہ کو مطلع اور مقطع کے اصطلاحی مفہوم سے آگاہ کرنا۔

مُصیبت بھی راحت فزا ہو گئی ہے
تِری آرزُو رہنُما ہو گئی ہے

یہ وہ راستا ہے دیارِ وفا کا
جہاں بادِ صرصر، صبا ہو گئی ہے

مَیں درماندہ اس بارگاہِ عطا کا
گُنہ گار ہوں، اک خطا ہو گئی ہے

تِرے رُتبہ دانِ محبت کی حالت
تِرے شوق میں کیا سے کیا ہو گئی ہے

پہنچ جائیں گے انتہا کو بھی حسرتؔ
جب اس راہ کی ابتدا ہو گئی ہے

(کلیاتِ حسرتؔ موہانی)

☆☆☆☆

مشق

۱۔ درجِ ذیل سوالات کے جوابات لکھیے:

(الف) شاعر کے ہاں مصیبت کے "راحت فزا" ہونے کی وجہ کیا ہے؟

(ب) کون سے راستے پر چلنے سے مصیبت خوشی میں تبدیل ہو جاتی ہے؟

(ج) شاعر منزلِ مقصود پر پہنچنے کے لیے پُر امید ہے، کیوں؟

۲۔ قوسین میں دیے گئے موزوں لفظ سے خالی جگہ پُر کیجیے:

(الف) محبوب کی..........رہنما بن گئی۔ (محبت، جدائی، آرزو)

(ب) غزل کے چوتھے شعر میں حالت بدلنے سے مراد حالت کا..........ہونا ہے۔ (غیر، بہتر، بدتر)

(ج) اس غزل میں ہم قافیہ الفاظ کی تعداد..........ہے۔ (چھے، سات، آٹھ)

۳۔ حسرتؔ موہانی کی غزل کے متن کی روشنی میں درست جواب پر نشان (✓) لگائیں:

(الف) کون سی چیز راحت فزا ہو گئی ہے؟

(i) رنج (ii) مصیبت

(iii) ناکامی (iv) حسرت

(ب) شاعر نے کس چیز کو رہنما ٹھہرایا ہے؟

(i) وصلِ محبوب (ii) محبوب کی تمنا

(iii) واعظ کی نصیحت (iv) غمِ روزگار

(ج) کون سا راستہ ہے جہاں بادِ صرصر صبا ہو گئی ہے؟

(i) راہِ محبت (ii) دیارِ وفا

(iii) رہِ دیارِ غیر (iv) راہِ وفا

(د) انتہا تک پہنچنے کی شرط کیا ہے؟

(i) ابتدا کرنا (ii) جہدِ مسلسل

(iii) ایثار (iv) چاہت اور محنت

۴۔ حسرت موہانی کی اس غزل کے قوافی اور ردیف الگ کر کے لکھیے۔

۵۔ غزل کے تیسرے شعر اور مقطع کی تشریح کیجیے۔

۶۔ درجِ ذیل الفاظ و تراکیب کا مفہوم واضح کیجیے:

راحت فزا، صرصر، درماندہ، بارگاہِ عطا، انتہا

۷۔ اس غزل کا جو شعر آپ کو سب سے زیادہ پسند ہو، اسے اپنی کاپی پر خوش خط لکھیں اور پسندیدگی کی وجہ بھی تحریر کیجیے۔
۸۔ اس غزل کا مطلع اور مقطع کاپیوں میں خوش خط لکھیں۔

مطلع:

اس کے معنی ''طلوع ہونے کی جگہ'' کے ہیں۔ اِصطلاح میں کسی غزل یا قصیدے کے پہلے شعر کو مطلع کہتے ہیں، بشرطیکہ اس کے دونوں مصرعے، ہم قافیہ یا ہم قافیہ و ہم ردیف ہوں۔ غالبؔ کی ایک غزل کا مطلع اس طرح ہے:

بازیچۂ اطفال ہے دُنیا مِرے آگے
ہوتا ہے شب و روز تماشا مِرے آگے

مقطع:

غزل کے آخری شعر کو، جس میں شاعر اپنا تخلّص استعمال کرتا ہے، مقطع کہتے ہیں۔ اگر تخلص موجود نہ ہو تو وہ شعر مقطع نہیں ہوگا، بلکہ آخری شعر ہوگا۔ ناصرؔ کاظمی کی ایک غزل کا مقطع ہے:

وقت اچھا بھی آئے گا ناصرؔ
غم نہ کر ، زندگی پڑی ہے ابھی

سرگرمیاں

۱۔ انٹرنیٹ یا کسی دیگر ذریعے سے حسرتؔ موہانی کی تصویر تلاش کریں۔ تصویر چارٹ پر لگائیں اور حسرتؔ کے تین اشعار خوش خط لکھیں۔
۲۔ ہر طالبِ علم کچھ شعر زبانی یاد کرے۔

اساتذہ کرام کے لیے

۱۔ حسرتؔ موہانی کے زمانے کے سیاسی و سماجی حالات طلبہ کو بتائے جائیں اور اس پس منظر میں اس غزل کا مطالعہ کرایا جائے۔
۲۔ طلبہ کو حسرتؔ کی سیاسی جدوجہد، رکن پارلیمنٹ ہونے اور قید و بند کے بارے میں بتایا جائے۔
۳۔ حسرتؔ موہانی کی کم از کم دو غزلیں طلبہ کو سنائی جائیں۔